ہفتہ وار رسالہ: 358
WEEKLY BOOKLET:358

امیرِ اہلِ سنّت کی

سفرِ مدینہ 1980 سے واپسی

صفحات 21

ادبِ مدینہ 02
مدینے کا پکّا ویزہ لگوانے کی آفر 12
تم جا نہیں رہے آ رہے ہو 11
مدینے سے لوٹنے والے کو پیغامِ رضا 18

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

امیرِ اہلِ سنّت کی سفرِ مدینہ 1980 سے واپسی

دُعائے خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت: یا اللہ پاک! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت کی سفرِ مدینہ 1980 سے واپسی“ پڑھ یا سُن لے اُسے غمِ مدینہ کی دولت سے نواز دے اور اُسے خیر و عافیت کے ساتھ ہر سال مدینۂ پاک کی حاضری نصیب فرما۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

درود شریف کی فضیلت

جو کوئی حُضورِ اَکرَم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قبرِ مُعَظَّم کے سامنے کھڑے ہو کر یہ آیتِ شریفہ ایک بار پڑھے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝﴾ پھر 70 مرتبہ یہ عرض کرے: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه فِرِشتہ اِس کے جواب میں یوں کہتا ہے: اے فُلاں! تجھ پر اللہ پاک کا سلام ہو۔ پھر فِرِشتہ اُس کے لئے دُعا کرتا ہے: یَا اللہ پاک! اِس کی کوئی ضرورت ایسی نہ رہے جس میں یہ ناکام ہو۔

(مواہب اللدنیہ، 3/412)

اے سائلو! آجاؤ اور جھولیاں پھیلاؤ　　دربارِ رسالت سے انکار نہیں ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص169)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ على مُحَمَّد

مدینۂ پاک کے بارے میں کیا کہہ دیا۔۔۔؟

عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضِیائی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے مدینۂ پاک سے حج کے لئے جانے سے پہلے یا بعد میں مدینۂ پاک میں

www.dawateislami.net

کسی نے کہہ دیا کہ جب موسمِ حج (یعنی حج کے دنوں میں) مدینۂ پاک خالی ہو جاتا ہے، جس پر عاشقِ مدینہ نے فوراً اُسے سمجھایا کہ یہ کیا کہہ دیا آپ نے؟ مدینہ پاک اور ـــــ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم میں تو ہر لمحے فرشتوں کی حاضری رہتی ہے:

ستّر ہزار صُبح ہیں ستّر ہزار شام　　　یوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص220)

خوبصورت الفاظ کا انتخاب

گفتگو کرنے سے پہلے کچھ دیر رُک کر غور کرنے کی عادت ہونی چاہئے اور مدینۂ پاک کے بارے میں تو ایسے خوبصورت الفاظ کا چناؤ ہو کہ جس سے عشقِ رسول اور عشقِ مدینہ چھلکتا ہو۔ اللہ نہ کرے کہ ہمارے منہ سے کبھی اس پاک سرزمین کے متعلق کوئی نامناسب الفاظ نکلیں۔ تاریخ میں عاشقانِ رسول کے مدینۂ پاک کے ادب و احترام کے ایسے ایسے واقعات ہیں کہ عقل حیران ہو جاتی ہے جیسا کہ ایک شخص مدینۂ مُنَوَّرہ میں ہر وقت روتا اور معافی مانگتا رہتا، جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو اُس نے جواب دیا: ایک دن میں نے مدینہ طیّبہ کے دہی کو کھٹّا اور خراب کہہ دیا، یہ کہتے ہی میری نسبت سَلْب ہو گئی (یعنی معرفت چھین لی گئی) اور مجھ پر عِتاب (سخت معاملہ) ہوا کہ دِیارِ محبوب (محبوب کے شہر) کے دہی کو خراب کہنے والے نگاہِ مَحبّت سے دیکھ! محبوب کی گلی کی ہر ہر چیز عُمدہ ہے۔ (بہارِ مثنوی، ص 128 ماخوذاً)

مَحفوظ سَدا رکھنا شَہا! بے ادبوں سے　　　اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے ادبی ہو

(وسائلِ بخشش، ص315)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

ادبِ مدینہ

عاشقوں کے امام، کروڑوں مالکیوں کے پیشوا، حضرتِ امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کے

www.dawateislami.net

سامنے کسی نے کہہ دیا کہ ”مدینے کی مِٹّی خراب ہے“ یہ سن کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فتویٰ دیا کہ اسے تیس (30) دُرّے لگائے جائیں اور قید میں ڈال دیا جائے۔(الشفاء، 2/57)

سفرِ مدینہ کی تیاری

امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ دوسرے سفرِ حج میں جب جدّہ شریف پہنچے تو بخار حاضر خدمت ہوگیا، اِسی حالت میں مکۂ پاک حاضری ہوئی اور عمرہ شریف کیا۔ بخار تھا کہ جانے کا نام نہیں لے رہا تو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بخار کے نہ جانے سے مجھے نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کی فکر ہوئی۔ میں نے اِسی حالت میں سُوئے مدینہ کا ارادہ کیا، مکۂ پاک کے علمائے کرام جو آپ کی عِلمی شان و شوکت سے بے حد متأثِّر تھے، اُنہوں نے آکر بیماری کے بعد جانے کا کہا تو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جو الفاظ ارشاد فرمائے وہ سونے کے قلم سے لکھنے والے ہیں، آپ نے فرمایا: **”اگر سچ پوچھئے تو حاضری کا اصل مقصود زیارتِ طیبہ ہے، دونوں بار اِسی نیت سے گھر سے چلا ہوں۔“** انہوں نے پھر اِصرار کیا اور آپ کی طَبعی کیفیّت آپ کو بتائی تو آپ نے یہ حدیثِ پاک پڑھی: مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي ترجمہ: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جَفا کی۔(کشف الخفاء، 2/218، حدیث:2458) علمائے کرام نے عرض کی: آپ ایک بار (یعنی پہلے سفرِ حج میں) زیارت کرچکے ہیں، سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میرے نزدیک حدیثِ پاک کا یہ مطلب نہیں کہ عمر میں کتنے ہی حج کرے، زیارت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زیارت ضرور ہے، اَب آپ دعا فرمایئے کہ میں سرکار (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) تک پہنچ لوں۔ روضۂ اَقدس پر ایک نگاہ پڑ جائے اگرچہ

www.dawateislami.net

اسی وقت دَم نکل جائے۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص202بتغیر) اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مَدّاحُ الحبیب مولانا محمد جمیلُ الرَّحمٰن رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

بَھلا کون کعبہ کو کعبہ سمجھتا   جو شاہا نہ ہوتا مدینہ تمہارا

(قبالۂ بخشش، ص32)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

میں مدینے جارہاہوں

اے عاشقانِ رسول! کوئی گھر سے ہی سفرِ مدینہ کا ارادہ کر کے حج کے لئے نکلتا ہے تو کوئی حج کے لئے جانے والے سے پوچھے کہ کہاں جارہے ہو؟ تو وہ ''رُخ اُدھر ہے جدھر مدینہ ہے'' کہتا ہے۔ جیسا کہ شیخُ الحدیث، حضور مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃُ اللہِ علیہ جب اپنی جامع مسجدِ سُنّی رضوی (فیصل آباد) میں جمعہ کا بیان فرمایا کرتے تھے تو لوگ دور دور سے آپ کا بیان سننے اورآپ کے پیچھے نمازِ جمعہ ادا کرنے حاضر ہوا کرتے تھے۔ جس سال آپ کا دوسری بار حج کا سفر تھا، اُس جمعے جب بیان کے لئے تشریف لائے تو اپنے ایک شاگرد سے فرمایا: لوگوں کو میرے سفر کا بتادو لوگ خوش ہوں گے۔ جیسے ہی آپ کے سفرِ حج کا اعلان کیا گیا تو آپ نے اپنے اُسی شاگرد کو بُلا کر فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں فرض حج کر چکا ہوں، اِس بار تو صرف بارگاہِ رسالت صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضری کی نیّت سے جارہاہوں، اس حاضری کے صدقے حج بھی کرلوں گا اِس لئے یہ اعلان کریں کہ ''میں مدینے جارہاہوں۔''

www.dawateislami.net

اس کے طُفیل حج بھی خدا نے کرا دیے　　　اصلِ مُراد حاضری اس پاک دَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص202،203)

شرحِ کلامِ رضا: سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو فَنَافِی الرَّسول کا عظیم مقام حاصل تھا اور سچے عاشق کو اپنے محبوب کے علاوہ کچھ اور نظر ہی نہیں آتا، محبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم تو اصل مقصودِ کائنات ہیں لہٰذا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے عشقِ رسول کا بیان کچھ اس طرح کر رہے ہیں کہ میں گھر سے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوا ہوں اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے نورانی دربار کی زیارت کی بَرَکت سے مجھے حج کی سعادت بھی مل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مدینے کی طرح کوئی نہیں

کائنات کے سب سے حسین و جمیل شہر، دیارِ مکّہ و مدینہ ہیں، یہاں دِن رات رحمتوں کی برسات ہوتی ہے، پوری دنیا میں مکّۂ پاک اور مدینۂ طیّبہ جیسا بابرکت اور خوبصورت شہر نہیں۔ یہ دونوں مبارک شہر عاشقانِ رسول کی آنکھوں کے نور اور دِلوں کے سُرور ہیں۔ دنیا کی ساری خوبصورتیاں، رونقیں عرب کے ریگستان پر قربان، مدینۂ پاک میں وہ آرام و سُکون، چین و قَرار ہے جو دنیا کے کسی شہر میں نہیں، اِس بابرکت شہر میں وہ کَشِش ہے جو دنیا میں اور کہیں نہیں، اس مبارک شہر میں وہ رونقیں ہیں جو دنیا کے کسی خِطّے میں نہیں۔ یہ مبارک شہر تو ایسا ہے کہ انسان تو انسان فرشتے بھی یہاں بار بار حاضری کی تمنّا رکھتے ہیں۔ عاشقِ ماہِ رسالت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروروں کی آس جائے　　　اور بارگاہِ مَرحَمت عام تر کی ہے

www.dawateislami.net

مَعصوموں کو ہے عمر میں صرف ایکبار بار عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے
(حدائقِ بخشش، ص221)

اَلفاظ و مَعانی: بدلیاں: تبدیلیاں۔ آس: اُمید۔ مَرْحَمَت: رحمت۔ عام تر: ہر ایک کے لئے۔ معصوم: فرشتے۔ عاصی: گنہگار۔ صَلا: اعلان، اجازت

شرحِ کلامِ رضا: سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اس سے پہلے والے شعر میں حدیثِ پاک کا مضمون بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دربارِ گُہر بار میں روزانہ صُبح و شام سَتّر سَتّر ہزار فرشتے حاضر ہو کر صَلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں جو ایک بار آگئے وہ پھر دوبارہ قیامت تک حاضر نہیں ہوسکتے کیونکہ فرشتوں کی تعداد ہی اس قدر ہے اگر یہ باریاں نہ لگیں تو پھر بارگاہِ رسالت میں کروڑوں فرشتوں کی حاضری کی اُمّید چلی جائے جبکہ یہ بارگاہ وہ عظیم بارگاہ ہے جہاں کسی کو کچھ نااُمّیدی اور مایوسی نہیں، سب کو نوازا جاتا ہے، فرشتے جو کہ گناہوں سے پاک صاف اور معصوم ہیں ان کو تو ایک بار حاضری کی اجازت ملی ہے جبکہ گنہگار اُمتی شہرِ مدینہ میں ساری زندگی بھی گزارنا چاہے تو اُسے اس کی اجازت ہے، کوئی اُسے روکنے والا نہیں۔ عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہمُ العالیہ کچھ اس طرح عرض کرتے ہیں:

مدینے جائیں پھر آئیں دوبارہ پھر جائیں اِسی میں عمر گزر جائے یاخدا یارب
(وسائلِ بخشش، ص87)

عاشقِ مدینہ کا مدینے میں اَڑھائی ماہ قیام

عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت نے 1980 کے سفرِ مدینہ میں شوّال شریف سے ذوالحج شریف کے آخر یا درمیان تک تقریباً اڑھائی ماہ اپنی زندگی کے اَنْمول ترین لَمحات فضائے

www.dawateislami.net

عرب میں گزارنے کے بعد جب مدینۂ پاک سے جُدا ہونے لگے تو آپ کے لئے وہ وقت بہت بڑے سانحے (یعنی حادثے) سے کم نہ تھا، آپ مدینۂ پاک کی جُدائی میں بے حد غمگین تھے اور غم کیسے نہ ہو، ایسا دِل کَش و حَسِین مَنْظر نگاہوں سے اوجھل ہوا چاہتا ہے، مدینۂ پاک سے کسی سچے عاشقِ رسول کی ظاہری جُدائی آسان نہیں، جب مدینۂ پاک سے جُدائی کا وقت قریب آتا ہے تو عاشقوں کا کلیجہ منہ کو آجاتا ہے، وہ دَر و دیوار، وہ مسجدِ نبوی اور وہ سبز گنبد اور مینار چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ پھوٹ پھوٹ کر رونے کو جی چاہتا ہے بلکہ دل کرتا ہے کہ یہیں ایمان و عافیت کے ساتھ جنّتُ البقیع میں خیر سے دو گز زمین مِل جائے اور زندگی کی حسرت پوری ہو جائے۔۔۔

طیبہ سے لوٹنا کسی عاشق سے پوچھیے　　ایسا لگے کہ روح بدن سے گزر گئی

ایک اور شاعر نے بھی کیا خوب کہا ہے:

دِل تڑپ جائے گا اے زائرِ بَطْحا تیرا　　تیری جس وقت مدینے سے جُدائی ہو گی

مَہجورِ مدینہ (یعنی مدینے سے جُدا ہونے والے) کا حال

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مدینۂ منوّرہ سے چلتے وقت زائرین کا جو حال ہوتا ہے وہ نہ پوچھو، مدینے کے درو دیوار کا فِراق (یعنی جُدا ہونا) ستاتا ہے۔ میں نے مسجدِ نبوی شریف کی چوکھٹ سے لپٹ کر لوگوں کو روتے دیکھا ہے۔

بدن سے جان نکلتی ہے آہ سینہ سے　　ترے فدائی نکلتے ہیں جب مدینہ سے

فقیر نے تیسرے حج پر رخصت کے وقت مدینے کے درو دیوار سے عرض کیا تھا:

جا رہا ہے اب ہمارا قافلہ　　اے در و دیوارِ شہرِ مصطفےٰ
یاد تیری جس گھڑی بھی آئے گی　　ہے یقیں دل کو بہت تڑپائے گی

(مراٰۃ المناجیح، 2/506)

www.dawateislami.net

کلام: اَلْوَداع تاجدارِ مدینہ

عاشقِ مدینہ، امیرِ اہلِ سنّت غمِ مدینہ میں روتے رہتے تھے۔ اِنہی دِنوں آپ نے مدینہ مُنوَّرہ میں اپنے غمزدہ دل کے جذبات کا اظہار اپنے شفیق و مہربان آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بےکس پناہ میں عین سُنہری جالیوں کے سامنے روتے روتے اشعار کی صورت میں کیا۔ تقریباً نِصْف صدی (یعنی پچاس سال) ہونے والے ہیں، یہ کلام اپنے اندر ایسا دَرد اور سوز و رِقَّت رکھتا ہے کہ اَب بھی اگر کوئی پڑھتا ہے تو آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ آپ بھی اِس الوداع کے اشعار پڑھئے:

آہ! اب وقتِ رخصت ہے آیا اَلْوَداع آہ شاہِ مدینہ [1]

آہ اب وقتِ رخصت ہے آیا اَلْوَداع آہ شاہِ مدینہ
صدمۂ ہِجر کیسے سَہوں گا الوداع آہ شاہِ مدینہ

بے قراری بڑھی جا رہی ہے ہِجْر کی اب گھڑی آ رہی ہے
دل ہوا جاتا ہے پارہ پارہ الوداع آہ شاہِ مدینہ

کِس طرح شوق سے میں چلا تھا دل کا غُنچہ خوشی سے کِھلا تھا
آہ! اب چُھوٹتا ہے مدینہ الوداع آہ شاہِ مدینہ

کُوئے جاناں کی رنگیں فضاؤ! اے مُعَطَّر مُعَنبر ہواؤ!
لو سلام آخِری اب ہمارا الوداع آہ شاہِ مدینہ

کاش! قسمت مِرا ساتھ دیتی موت بھی یاوَری میری کرتی
جان قدموں پہ قربان کرتا الوداع آہ شاہِ مدینہ

سوزِ اُلفت سے جلتا رہوں میں عشق میں تیرے گُھلتا رہوں میں

---

[1] ...1980 کے سفرِ مدینہ میں یہ کلام لکھنے کے بعد سے اب 2024 تک اس کلام میں کچھ ضروری تبدیلی کی گئی ہے۔

www.dawateislami.net

چاہے دیوانہ سمجھے زمانہ الوداع آہ شاہِ مدینہ
میں جہاں بھی رہوں میرے آقا ہو نظر میں مدینے کا جلوہ
اِلتجا میری مقبول فرما الوداع آہ شاہِ مدینہ
کچھ نہ حُسنِ عمل کر سکا ہوں نَذر چند اَشک میں کر رہا ہوں
بس یِہی ہے مِرا کُل اَثاثہ الوداع آہ شاہِ مدینہ
آنکھ سے اب ہوا خون جاری روح پر بھی ہوا رَنج طاری
جلد عطّاؔر کو پھر بلانا الوداع آہ شاہِ مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص373)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

الوداعی کلام کی مقبولیت

بارگاہِ رسالت میں اپنے عاشقِ صادق کی یہ الوداع قبول ہوگئی، وہ اس طرح کہ جب عاشقِ مدینہ، امیرِ اہلِ سنّت نے یہ الوادع لکھی تو ایک عاشقِ رسول کو خواب میں دیدارِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نصیب ہوا جیسا کہ

بابُ الاسلام (سندھ) کے مشہور شہر حیدر آباد کے جوان مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی عبدُالقادر عطاری نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف رہتے، دینی کام کا اس قدر جذبہ تھا کہ روزانہ مختلف مساجد میں جاجا کر فیضانِ سنت سے 6 درس دیا کرتے۔ ظہر میں تو دو درس دیتے، ایک 1:30 بجے والی نماز میں اور، دوسرا 2:00 بجے والی جماعتِ ظہر کے بعد۔ انہیں رمضانُ المبارک 1408 میں عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی، اُسی رمضانُ المبارک کے جمعۃُ الوداع کے دِن عین جوانی میں انتقال فرماگئے۔ ان کے بڑے بھائی کا کہنا ہے کہ ایک بار عبدُالقادر بھائی کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی، سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد

www.dawateislami.net

فرمایا: الیاس قادری کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ جو تم نے **”الوداع تاجدارِ مدینہ“** والا قصیدہ لکھا ہے، وہ ہمیں بہت پسند آیا ہے اور کہنا کہ اَب کی بار جب مدینے آؤ تو کوئی نئی ”الوداع“ لکھنا اور ممکن نہ ہو تو وہی الوداع سنا دینا۔

سُنہریوں جالیوں کے سامنے آخِری حاضری

جب وہ پُر دَرد لمحات آئے کہ اب مدینۂ طیّبہ سے جُدا ہونا ہی پڑے گا، امیرِ اہلِ سنّت بارگاہِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں اَلوَادعی حاضری اور گویا واپسی کی اجازت لینے کے لئے حاضر ہونے لگے تو دل غم سے چُور چُور تھا۔ قدم اُٹھ نہیں رہے تھے اُٹھائے جا رہے تھے۔ آپ پر آخری حاضری کے لیے روضۂ انور کی جانب بڑھتے ہوئے ایسی دیوانگی بھری کیفیت طاری تھی کہ سامنے آنے والے درودیوار کو بے اختیار چوم لیتے، یہاں تک کہ پھولوں، پودوں اور پتّوں کو بھی چومتے۔ اِسی کَیف و مَستی کے عالَم میں جب آپ ایک پودے کو چومنے جُھکے تو اُس کے ساتھ لگے ایک خارِ مدینہ (یعنی مدینے کے کانٹے) نے گویا آگے بڑھ کر آپ کو چُٹکی بھر لی اور آنکھ کے پَپوٹے پر لگ گیا اور ذرا سا خون اُبھرا۔ تازہ زخمِ مدینہ لئے مسجدِ نبوی شریف میں داخل ہوئے اور بے قراری کے عالَم میں الوداعی سلام عرض کرنے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور خوب رو رو کر دَبے انداز میں الوداعی سلام و کلام پیش کیا۔ الوداعی سلام اور گویا واپسی کی اجازت لے کر اُلٹے قدموں لوٹے۔ جی! اُلٹے قدموں کیونکہ یہ وہ پاک بارگاہ ہے جہاں پیٹھ کرنا بھی عاشقِ رسول کے لئے بے اَدَبی ہے۔ آپ اسی غم و صدمے سے روتے روتے باہر آرہے تھے، زمانۂ حج تھا، دنیا بھر سے حُجّاجِ کرام مدینۂ پاک میں حاضر ہو رہے تھے، لوگ اس عاشقِ مدینہ کو دیکھ رہے تھے کہ نجانے یہ

www.dawateislami.net

کیوں رو رہا ہے ، اِتنے میں آگے بڑھ کر ایک ہم وطن شخص نے پوچھ ہی لیا: بھائی صاحب! کیا ہوا!؟ آپ اتنا کیوں رو رہے ہو؟ عاشقِ صادِق کے دِل پر یہ سوال **"زخم پر نمک سے کم نہ تھا"** یہ وہ زخم تھا جو سر کی آنکھوں سے نہیں دل کی آنکھوں سے دِکھانے والا تھا عاشقِ مدینہ اپنے دل کی حالت اُسے کیسے دکھائیں اور بتائیں، اس کے سوال کا جواب آنکھوں کی زبان (یعنی آنسوؤں) سے دینے والا تھا، آپ نے روتے روتے جواب دیا: میں مدینے سے جا رہا ہوں۔ عشقِ مدینہ اور عشقِ شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی لذَّت سے ناواقف کو اِس لذَّت کا اندازہ نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ جس نے بھر بھر کے عشقِ رسول کے جام پیئے ہوں، اُس میں اور جس نے کبھی ایسا پڑھا، دیکھا یا سنا نہ ہو اُس کی کیفیت میں زمین و آسمان سے بھی زیادہ فرق ہوتا ہے۔ عاشقِ مدینہ کے لئے یہ وقت دل پر گرنے والے صدموں کے پہاڑ جیسا تھا، اس بات کو ایک شاعر نے بڑے پیارے انداز میں بیان کیا ہے:

یہ تو طیبہ کی مَحبّت کا اثر ہے ورنہ   کون روتا ہے لپٹ کر در و دیوار کے ساتھ

تم جا نہیں رہے، آرہے ہو

بارگاہِ رسالت سے رُخصت ہو کر عاشقِ مدینہ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے، مُرید میں پائی جانے والی اچھی عادات پیر و مرشد کی بدولت حاصل ہوتی ہیں، عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت کو غمِ مدینہ کی سوغات بھی پیر و مرشد کی بارگاہ ہی سے ملی تو عاشقِ مدینہ اپنے غم و اَلَم کے مُداوے کے لئے روتے، آنکھیں مَلتے، لَڑکھڑاتے سیدی و مرشدی، شَیخُ الْعَرَب والْعَجَم، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، قطبِ مدینہ الحاج ضِیاءُ الدّین مَدَنی رحمۃُ اللہِ علیہ کے آستانۂ عالیہ پر پہنچے اور پیر و مرشد کی گود میں سر رکھ کر رونے لگے۔ اللہ والے عاشقِ مدینہ کے دل

www.dawateislami.net

کی کیفیت کو جانتے ہیں اور وہی اس زخم پر مرہم رکھ سکتے ہیں۔سیدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے مُرید امیرِ اہلِ سنّت کے غمزدہ دل کا علاج کر دیا:

ہوں ضِیاء الدِّین کا ادنیٰ گدا
میرے مرشِد کا سَخی دربار ہے

وہ ایسے کہ جب سیدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ آپ نے عرض کی: حضور! آج میری مدینے شریف سے رخصتی ہے۔حضرت نے شفقت کا ہاتھ پھیرا اور فرمایا: **"آپ مدینے سے جا نہیں رہے بلکہ آرہے ہیں۔"**

غم و اَلم میں ڈوبی اُس کیفیت میں عاشقِ مدینہ فوراً سمجھ نہ سکے کہ پیر و مرشد کے اِس فرمانِ عالی شان کے اندر کیا کیا راز چُھپے ہیں چونکہ ولیِ کامل کی زبان مبارک سے نکلا ہے اور یقیناً بڑوں کی باتیں بڑی ہوتی ہیں،پھر اس 1980 کے سفرِ مدینہ کے بعد سے تا حال 2024 تک دسیوں بار عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کو حاضریِ مدینہ کے مُژدے (یعنی خوشخبریاں) ملے۔پیر و مرشد کے اِن مبارک الفاظ **"آپ مدینے سے جا نہیں رہے بلکہ آرہے ہیں۔"** کا مطلب یہ تھا۔امیرِ اہلِ سنّت اپنے پیر و مرشد کے اس مبارک جملے کو اشعار میں یوں بیان کرتے ہیں:

مُرشِدی نے کہا، تُو نہیں جارہا بلکہ ہے آرہا میں مدینے میں ہوں

مدینے کا پکّا ویزہ لگوانے کی آفر

عاشقِ مدینہ کے ایک دوست جو مدینۂ پاک ہی میں رہتے تھے، آپ سے بہت محبت کرتے تھے، اُنہوں نے آپ کو آفر کی کہ میں سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضے کی

www.dawateislami.net

طرف ہاتھ کرکے کہتا ہوں، آپ ہاں بولو تو میں مدینے شریف میں آپ کی رہائش کا انتظام کردیتا ہوں اور آپ کا پکّا ویزہ لگوا دیتا ہوں۔ عاشقِ مدینہ اگرچہ محبتِ مدینہ کا جام پیے ہوئے تھے مگر اپنے دل کے جذبات پر قابو پاتے ہوئے شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنّتوں کا پیغام دُنیا بھر میں عام کرنے کا جذبہ رکھتے تھے، آپ کے اس جذبے پہ لاکھوں سلام کہ آپ نے اپنے اُس دوست سے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مجھے پاکستان میں جس طرح دین کی خدمت کی سعادت حاصل ہے یہاں بظاہر ایسے ممکن نہیں لہٰذا یہاں مستقل ٹھہر نہیں سکتا گویا آپ کی کیفیت خلیفۂ اعلیٰ حضرت، محدثِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا سَیّد محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس شعر کے مِصداق تھی:

مدینے کا کچھ کام کرنا ہے سید　　　مدینے سے بس اس لیے جارہا ہوں

(فرش پر عرش، ص158)

دین کی خدمت کا جذبۂ بے مثال

اے عاشقانِ مدینہ! یہاں ایک بات عرض کرتا چلوں کہ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی مکی، مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سب سے بڑے عاشق صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان تھے۔ اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب اِس دنیا سے ظاہری انتقال شریف فرمایا تو مدینۂ پاک میں موجود ہزاروں صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے دینِ اسلام اور پیغامِ رسولِ اَنام صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عام کرنے کے لئے دنیا کے مختلف علاقوں کی طرف رُخ کیا اور پھر ساری زندگی نیکی کی دعوت میں گزاری جس کی بڑی مثال یہ ہے کہ ایک قول کے مطابق حَجّۃُ الوَداع کے موقع پر ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان موجود تھے۔ جبکہ آج مدینۂ پاک کے مشہور قبرستان **"جنّتُ البقیع شریف"** میں صِرف دس

www.dawateislami.net

ہزار صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے مزارات شریف ہیں۔ کسی صحابی رضی اللہُ عنہ کا مزار شریف پاکستان میں تو کوئی ہندوستان میں آرام فرما ہیں، کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا مزار شریف تُرکیہ میں تو کسی صحابیِ رسول کا مزار شریف چین میں جگمگا رہا ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے دنیا کے مختلف ممالک میں جا کر قرآن و سنّت کا پیغام عام کیا۔

جذباتِ عاشقِ مدینہ دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران کے نام

1980 کے سفرِ مدینہ کے وقت دعوتِ اسلامی نہیں بنی تھی، لیکن عاشقِ مدینہ کا دینِ اسلام کی خدمت کا جذبہ عُروج پر تھا۔ آپ اُس وقت بھی مختلف اَنداز میں کچھ نہ کچھ لوگوں کو جمع کر کے دین کا کام کرتے تھے۔ حقیقی عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت نیکی کی دعوت کے جذبے سے سرشار اور ساری دنیا کے لوگوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے کا پکا اِرادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے کئی بار دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران کو کچھ اس طرح مَدَنی پھولوں سے نوازا ہے کہ آپ سارا سال مدینۂ پاک کی حاضری دیں، حج کریں، عمرہ کریں مگر رمضان شریف میں مساجد میں نمازیوں کی بہت بڑی ایسی تعداد آجاتی ہے جو سارا سال مسجد کا رُخ نہیں کرتی اگر سب ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت دینے کے ایسے اہم موقع پر مدینے کی طرف رُخ کرلیں گے تو اِنہیں آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّتوں پر عامل (عمل کرنے والا) کون بنائے گا؟ کون اُنہیں پکّا نمازی اور سچّا عاشقِ رسول بنائے گا؟ میں ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کو درخواست ہی کرسکتا ہوں، مدینے کی حاضریوں کے اور بھی مواقع ہیں، چلیں ایک بار رمضانِ مدینہ کی سعادت حاصل کریں۔

اِس مثال کو یوں سمجھیں کہ مختلف ایسے کاروبار کرنے والے جن کا سیزن رمضان

www.dawateislami.net

شریف یا عیدُ الفِطر ہوتا ہے جیسے مٹھائی بنانے والے، درزی وغیرہ۔ اگر آپ اِن کو فری میں بھی رمضانِ مدینہ (یعنی رمضان شریف میں عمرے) کا ٹکٹ دیں گے تو یہ نہیں جائیں گے کیونکہ انہیں پتا ہے کہ اِن دِنوں کام کرکے ہم شاید دس ٹکٹ کی رقم کما لیں گے، مدینۂ پاک کسی اور مہینے میں چلے جائیں گے، جب دنیا کی حقیر رقم حاصل کرنے کا جذبہ رکھنے والے مفت میں بھی رمضانِ مدینہ کی سعادت نہیں پا رہے تو دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کا جذبہ رکھنے والا اس عظیم مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنے وطن میں اِس اہم موقع پر نیکی کی دعوت کے لئے کیوں نہیں رُکتا؟ اَلحمدُ للہِ الکریم! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے آخری عشرے اور پورے ماہِ رمضان کے اِعتِکاف میں ہزاروں مُعتَکِفین مساجد میں آجاتے ہیں اگر ذمہ داران رمضانِ مدینہ کے لئے چلے جائیں گے تو اِن مُعتَکِفین میں ایک سے ایک بگڑے ہوؤں کی اصلاح کون کرے گا؟ ان میں موجود صرف رمضان شریف کے نمازیوں کو پورے سال کا نمازی کون بنائے گا؟ انہیں سنّت کے مطابق زندگی گزارنے والا کون بنائے گا؟ اللہ کرے دل میں اتر جائے میری بات۔۔۔اِس حوالے سے ایک دلچسپ واقعہ پڑھئے اور اپنے اندر نیکی کی دعوت کا جذبہ پیدا کیجئے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بَرَکات ہر جگہ ہیں

ایک بزرگ رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں مدینۂ پاک میں روضۂ انور پر حاضر ہوا تو مجھ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوگئی اور میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! میری خواہش تھی کہ مدینہ مُنوَّرہ آنے کے بعد مجھے دوبارہ اپنے وطن جانا نصیب نہ ہو اس پر

قبرِ اَنور سے آواز آئی: اگر مَیں اپنی اس قبر میں قید ہوں تو پھر یہاں آنے والے ہر شخص کو یہیں رہ جانا چاہیے اور اگر میں ہر حال میں اپنی اُمّت کے ساتھ ہوں تو تمہیں واپس اپنے شہر چلے جانا چاہیے۔ وہ بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ سُن کر میں اپنے وطن فاس واپس آ گیا۔ (الابریز، 2/88)

اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

پئے تبلیغِ سنّت تو جہاں رکھے مگر اے کاش!
میں خوابوں میں پہنچتا ہی رہوں اکثر مدینے میں

گویا گھر میں انتقال ہو گیا ہو

عاشقِ مدینہ، شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں الوداعی حاضری دینے کے بعد اپنی قیام گاہ آئے چونکہ وہاں رہتے ہوئے کچھ لوگوں سے جان پہچان ہو گئی تھی اور لوگ آ آ کر مل رہے تھے جبکہ عاشقِ مدینہ کے دِل کی کیفیت ایسی تھی کہ گویا اُن کے ہاں کوئی انتقال ہو گیا ہے اور لوگ تعزیت کے لئے آ رہے ہیں، بالآخر وہ گھڑی آئی کہ عاشقِ مدینہ فراقِ مدینہ (یعنی مدینے کی جُدائی) کا غم لئے گاڑی میں بیٹھ کر سُوئے جَدّہ شریف روانہ ہوئے گویا یہ شعر زبان پر تھا:

روضے کی جالی دل میں بَسالوں تَن مَن دَھن سب ان پہ لُٹادوں
وقتِ زیارت زائر کے دل میں ہوتے ہیں کیا جذبات نہ پوچھو

جدّہ شریف حاضری اور نماز کی فِکر

1980 کے سفرِ مدینہ کی آخری رات میں عاشقِ مدینہ، مدینۂ پاک سے رُخصت

www.dawateislami.net

ہوئے، گاڑی تیزی سے جدّہ شریف کی جانب دوڑے جارہی تھی کہ جدّہ شریف سے کچھ ہی فاصلے پر عاشقِ مدینہ کی نظر آسمان پر پڑی تو محسوس ہوا کہ فجر کا وقت شروع ہو گیا ہے۔ ہجرِ مدینہ کا صدمہ اپنی جگہ تھا اور فرض نماز کا جذبہ بھی سلامت تھا، آپ اُٹھے اور **"نماز کاوقت ہوگیاہے!"**، **"نماز کاوقت ہوگیاہے!"** کی صدا لگانا شروع کی۔ دعوتِ اسلامی کے وُجود میں آنے سے قبل 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **"فجر کے لئے جگانا"** آپ کا معمول تھا۔ عاشقِ مدینہ کی نمازِ فجر کے لئے لگائی گئی صداؤں پر کسی نے خاطرخواہ تعاون نہ کیا، آپ چلتے ہوئے، ڈرائیور کے پاس پہنچے اور اُسے گاڑی روکنے کا فرمایا کہ فجر کا وقت ہو گیا ہے۔ آہ! محرومی کی انتہا کہ اُس نے بھی کوئی لِفٹ نہ کرائی۔ آپ کا دل بہت اَفْسُردہ ہوا اور اپنی سیٹ پر آکر بیٹھ گئے، کچھ دیر بعد دوبارہ آسمان کی جانب دیکھا تو اُجالا بڑھ چکا تھا۔ عاشقِ مدینہ نے ایک بار ہِمّت کی اور حُجَّاج سے بھری بس کو نماز پڑھنے کی دعوت دی مگر کسی نے کوئی خاص توجہ نہ دی۔ بے بسی کی انتہا کہ نہ ڈرائیور گاڑی روکتا ہے اور نہ کوئی ساتھ بڑھ کر نماز کے لئے اترتا ہے۔ حج کے بعد عبادت و ریاضت کا ذوق وشوق بڑھنے کی بجائے حُجَّاج خوابِ خرگوش کے مزے لے رہے تھے، نیند اور وہ بھی ایسی کہ کوئی اُٹھنے کو تیار نہیں۔ عاشقِ مدینہ کا دل غمِ مدینہ سے پہلے ہی بے قرار تھا اب اس بات کا صدمہ کہ بیٹھے بیٹھے کیسے نمازِ فجر قضا ہو، سفرِ حج کی طرح اس موقع پر بھی وضو کے لئے پانی کی بوتل آپ کے ساتھ تھی مگر بس میں وضو کیسے کیا جائے خیر جیسے تیسے تیمم کرکے سیٹ پر بیٹھے بیٹھے ہی نماز ادا کی، اس کے علاوہ اور کیا بھی کیا جا سکتا تھا، کچھ ہی دیر میں جدّہ شریف آگیا، ہوسکتا ہے ڈرائیور نے یہی سوچ کر گاڑی نہ روکی ہو کہ جدّہ شریف پہنچ کر نماز ادا کریں گے اگرچہ ایسا کرنا نہیں چاہئے

www.dawateislami.net

بالخصوص ایسی نمازوں فجر و عصر اور مغرب میں کہ اِن کا وقت کم ہوتا ہے منزل پر پہنچتے پہنچتے راستے میں کہیں گاڑی خراب ہو گئی تو نماز، وضو کے لئے مسافروں کو بڑی آزمائش ہو گی لہٰذا سفر کے دوران جو پہلا موقع آئے وہیں ٹھہر کر نماز ادا کر لینی چاہیے۔ جدّہ شریف کے اسٹاپ پر جیسے ہی گاڑی رُکی، عاشقِ مدینہ جلدی سے اُترے، اپنا سامان فٹ پاتھ پر ڈالا اور پانی کی بوتل نکال کر وضو کر کے نمازِ فجر ادا کی اور سلام پھیرتے ہی گھڑی سے دیکھ کر وقت نوٹ کر لیا۔ اُن دِنوں آج کی طرح نماز کے اوقات کی کوئی ایپ یا نیٹ سسٹم تو تھا نہیں۔[1] بعد میں جب کیلنڈر سے فجر کا وقت ملایا تو ظاہر ہو گیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ کی نمازِ فجر وقت میں ہی ادا ہوئی تھی۔ اس نعمت کی خوشی بھی دیدنی (یعنی دیکھنے سے تعلق رکھتی) تھی۔ کاش! ہمیں بھی اپنی نمازوں کی ایسی فکر نصیب ہو جائے۔ عاشقِ مدینہ وہاں سے اپنے کسی دوست کے ہاں پہنچے، کچھ وقت وہاں رُکنے کے بعد مَطار (ائیر پورٹ) روانہ ہوئے اور پھر پھر۔۔۔ سُوئے کراچی پاکستان۔۔۔

روتا ہوا پہنچا تھا روتا ہوا لَوٹا تھا ہیں وَصل کی دو گھڑیاں پھر ہجرِ مدینہ ہے

(وسائلِ بخشش، ص503)

مدینے سے لوٹنے والے کو پیغامِ رضا

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللهِ علیہ مدینۂ پاک سے لوٹنے والے زائرِ مدینہ کو فرماتے ہیں: وقتِ رخصت مُواجَہۂ اَنور میں حاضر ہو اور حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سے بار بار اِس نعمت (یعنی مدینۂ پاک کی حاضری) کی عطا کا سوال کرو اور تمام آداب کہ کعبہ مُعَظَّمہ سے رخصت میں گزرے ملحوظ (پیشِ نظر) رکھو اور سچے دل سے دعا کرو کہ الٰہی! ایمان و سنت پر مدینۂ طیبہ میں

1... اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کی مجلسِ تَوقیت نے مجلس آئی ٹی کے تعاون سے "Prayer Times" ایپ بنائی ہے، کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے دُنیا کے تقریباً 27 لاکھ مقامات جبکہ موبائل ایپلی کیشن کے ذریعے تقریباً 10 ہزار مقامات کیلئے درست اَوقاتِ نماز و سمتِ قبلہ بآسانی معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ یہ ایپلی کیشن انسٹال کرنے کیلئے QR Code اسکین کریں۔

www.dawateislami.net

مرنا اور بقیعِ پاک میں دفن ہونا نصیب کر۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (فتاوی رضویہ، 10/ 769)

عرضِ گدا بوقتِ وَداع

حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تیسری مرتبہ حج پر مدینۂ پاک سے واپسی پر الوداع لکھی تھی ذوقِ مطالعہ کے لئے وہ پیش کی جاتی ہے:

اَلوَداع اے سبز گنبد کے مکیں ۔۔۔ اَلفِراق اے رَحمۃٌ لِّلعالَمیں
اَلوَداع اے مَظْہرِ ذاتِ خدا ۔۔۔ اَلفِراق اے خَلْق کے مُشکل کُشا
اَلوَداع اے شہرِ پاکِ مصطفٰے ۔۔۔ اَلفِراق اے مَہبِطِ وَحیِ خدا
جارہا ہے اب ہمارا قافلہ ۔۔۔ اے دَر و دِیوارِ شہرِ مصطفٰے
یاد تیری جس گھڑی بھی آئے گی ۔۔۔ ہے یقیں دل کو بہت تڑپائے گی
اے دلوں کے چین اے پیارے نبی ۔۔۔ لو غلاموں کا سلامِ آخری
دُور سے آئے تھے پردیسی غلام ۔۔۔ عرض کرنے کو غلامانہ سلام
آستانہ سے وَداع ہوتے ہیں اب ۔۔۔ یہ تو فرماؤ کہ بُلواؤ گے کب
چشمِ رَحمت سے نہ تم کرنا جدا ۔۔۔ رکھنا اپنے سائے میں ہم کو سَدا
اے مدینہ والو تم سب خوش رہو ۔۔۔ دامنِ محبوب میں پُھولو پَھلو
عرض اتنی ہے مگر اے دوستو! ۔۔۔ یاد ہم کو بھی کبھی کر لیجیو
آخری دِیدار ہے اے زائرو ۔۔۔ خوب جی بھر کر یہ گنبد دیکھ لو
کیا خبر ہے خوب دل میں سوچ لو ۔۔۔ پھر مُقدَّر میں ہو آنا یا نہ ہو
یہ کوئی دم میں چُھپا جاتا ہے اب ۔۔۔ فاصلہ کوسوں ہوا جاتا ہے اب
پھر کہاں تم اور کہاں یہ دوستو ۔۔۔ دِیدِ آخر کو غنیمت جان لو

www.dawateislami.net

ہے دعا سالکؔ کی اے بارِ خدا زندگی میں پھر مدینہ دے دکھا

(دیوانِ سالک، ص120)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اَلوَداع تاجدارِ مدینہ

حضرتِ عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب کسی شخص کو وَداع فرماتے تو اُس کا ہاتھ پکڑ لیتے خود اُسے نہ چُھڑاتے حتّٰی کہ وہ شخص ہی حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ہاتھ چھوڑ دیتا اور فرماتے: میں تیرا دین، تیری امانت اور تیرا آخری عمل اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور ایک روایت میں ہے خاتمہ کا عمل۔

(ترمذی، 5/277، حدیث:3453)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سفر کو جاتے وقت حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور اس بارگاہِ عالی سے وَداع ہوتے تھے، اس وقت کا یہاں ذکر ہو رہا ہے، اَب بھی زائرین، مدینۂ منورہ سے چلتے وقت آخری سلام کے لیے روضۂ انور پر حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں: ”اَلوَداع اَلوَداع یارسولَ اللہ الفِراق الفِراق یاحبیبَ اللہ“ ہم نے ایک وَداعیہ قصیدہ عرض کیا تھا جس کے کچھ شعر یہ ہیں۔

دور سے آئے تھے پردیسی غلام عرض کرنے کو غلامانہ سلام
آستانہ سے وداع ہوتے ہیں اب یہ تو فرماؤ کہ بلواؤ گے کب
چشمِ رحمت سے نہ تم کریو جُدا رکھیو اپنے سایہ میں ہم کو سدا

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: یہ حضور کی بندہ نوازی اور شانِ کریمانہ ہے کہ غلاموں سے خود ہاتھ نہیں چھوڑاتے، اب بھی وہ ہم گنہگاروں کو خود نہیں چھوڑتے، اللہ تعالٰی ان کے

www.dawateislami.net

قدموں سے وابستگی عطا کرے۔ اِس دعا میں لطیف اشارہ اس جانب بھی ہے کہ اے مدینے میں میرے پاس رہنے والے! اَب تک تُو میرے سائے میں تھا کہ ہر مسئلہ مجھ سے پوچھ لیتا تھا ہر مشکل مجھ سے حل کرلیتا تھا، اَب تُو مجھ سے دور ہو رہا ہے کہ ہر حاجت میں مجھ سے پوچھ نہ سکے گا تو تیرا ہر کام خدا کے سپرد ہے۔ کیسی پیاری دعا ہے اور کیسی مبارک وداع!
(مرآۃ المناجیح، 4/ 43 ملتقطاً)

مسجدِ مائِدہ

مسجدِ بنی ظفر کے قریب ہی ”مسجدِ مائِدہ“ واقع تھی۔ مَنقول ہے یہ اُسی مقام پر بنی تھی جسے سلطانِ کون و مکان صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے نَجران کے نصرانیوں کے ساتھ مُباہلے کیلئے مُنتخَب فرمایا تھا اور جس جگہ سَلمان فارسی رضی اللہُ عنہ نے سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے لئے لکڑیاں گاڑ کر اپنی چادر تان کر سائبان کھڑا کیا تھا اور حُضُور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اپنے اہلِ بَیت کے ہمراہ وہاں تشریف لائے تھے۔ ایک تاریخی رِوایت کے مطابِق اِس مقام پر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اور اہلِ بیتِ اَطہار کیلئے جنّت سے ”پانچ پِیالوں“ میں کھانا نازِل ہوا تھا۔ اس لئے اسے ”مسجدِ پنج پِیالہ“ بھی کہتے ہیں۔ یہاں عاشقانِ رسول نے بطورِ یادگار گنبد بنائے تھے۔ 1400ھ میں سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ نے اُس مقدّس مقام کے کھنڈر کی زیارت کی تھی، گنبد وغیرہ موجود نہیں تھے اور یہ لکھتے وقت فضاؤں کے سوا کچھ نہیں بچا۔ عاشِقانِ رسول کیلئے اُن فضاؤں کی زیارت کر کے عشقِ رسول میں دل جلانا بھی بہُت بڑی سعادت ہے۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص 309)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ / خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت الحاج ابو اُسید عُبید رضا مدنی مُدّظلہُ العالی کی جانب سے ہر ہفتے ایک رسالہ پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ماشاءَ اللہ الکریم! لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں یہ رسالہ پڑھ یا سُن کر امیرِ اہلِ سنّت / خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت کی دُعاؤں سے حصہ پاتے ہیں۔ یہ رسالہ Audio میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.Dawateislami.net

یا Read and listen Islamic book

ایپلی کیشن سے فری ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ ثواب کی نیت سے سے خود بھی پڑھیں اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم کریں۔

(شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ)

978-969-722-675-7

01082502

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net